

۳- فارسی میں ترجمہ کیجیے :

ہمارے پیارے وطن پاکستان کے چار صوبے ہیں۔ ان میں سے ایک صوبے کا نام ”سندھ“ ہے۔ صوبہ سندھ کا مرکزی شہر کراچی ہے۔ کراچی پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے اور بہت بڑا صنعتی اور تجارتی مرکز ہے۔ یہ ساحل سمندر پر واقع ہے۔ کراچی کے بین الاقوامی ہوائی اڈے کی عمارت بہت خوبصورت ہے۔ اس شہر میں کئی کارخانے، ہسپتال اور یونیورسٹیاں ہیں۔ یہ شہر پاکستان کا پہلا دار الحکومت بھی رہا ہے۔

مَلِكُ الشُّعْرَاءِ بَہَارِ

مرزا محمد تقی بہار ۱۳۰۴ھ / ۱۸۸۶ء میں، مشہد مقدس میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محمد بن کاظم صُوری بھی نامور شاعر تھے۔ بہار فطری شاعر تھے۔ اپنی قادر الکلامی کی وجہ سے جوانی ہی میں مَلِكُ الشُّعْرَاءِ کا خطاب حاصل کیا۔ مَلِكُ الشُّعْرَاءِ بہار بہت ذہین اور باصلاحیت انسان تھے۔ انہوں نے محبتِ وطن شاعر کی حیثیت سے شہرت پائی۔ ایران میں تحریک جمہوریت چلی تو وہ بھی درباری زندگی چھوڑ چھاڑ کر سیاسی کارکنوں سے آٹے اور اپنی شاعری بھی اسی نصب العین کے لیے وقف کر دی۔ اس سلسلے میں انہیں قید و بند کی صعوبتیں بھی جھیلنی پڑیں۔ وہ کئی بار اسمبلی کے رکن بھی منتخب ہوئے اور ملک و قوم کی اصلاح و ترقی کے لیے سرگرم عمل رہے۔ تہران یونیورسٹی میں پروفیسر کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔ ۱۹۵۱ء میں اُن کا انتقال ہوا۔

بہار، فکری و قلمی اعتبار سے اپنے عہد کی توانا آواز تھے۔ انہوں نے تمام اصنافِ سخن پر طبع آزمائی کی اور ہر صنف میں اعلیٰ درجے کی تخلیقات یادگار چھوڑیں۔ وہ قدیم فارسی شاعری کی درخشاں روایت سے پوری طرح آگاہ تھے اور انہوں نے روایت سے اپنا سلسلہ مضبوطی سے برقرار رکھا۔ ان کی شاعری میں جدید ترین موضوعات بھی ملتے ہیں۔ سیاستدان، شاعر، صحافی اور ادیب

ہونے کے ساتھ ساتھ وہ شعلہ بیان مقرر اور وسیع النظر محقق بھی تھے۔

بہار کو اقبال سے بہت عقیدت اور پاکستان سے محبت تھی۔ پاکستان کے بارے میں انہوں نے ایک قصیدے میں اپنے دلی جذبات کا اظہار بہت خوبصورتی سے کیا ہے۔

اسی قصیدے کا انتخاب اور ان کی ایک منتخب غزل کے چند شعر دیے جا رہے ہیں۔

دُرُودِ بَرِ پَاکِسْتَان

ہمیشہ لُطْفِ خُدا بَادِ یَارِ پَاکِسْتَان
 بہ کین مَبَادِ فَلَکِ بَادِ یَارِ پَاکِسْتَان
 سَزْدِ کِرَاجِی وَ لَاهُورِ قُبَّةِ الْاِسْلَامِ
 کہ ہست یاریِ اِسْلَامِ کَارِ پَاکِسْتَان
 زِ فِیضِ سَعِی وَ عَمَلِ، وَ زِ شُمُولِ عِلْمِ وَ هُنَرِ
 فُرُوزِ شَوْدِ ہِمہ رُوزِ اِعْتِبَارِ پَاکِسْتَان
 تَپِدِ چُو طِفْلِ زِ مَادِرِ جُدَا، دِلِ کَشْمِیرِ
 کہ سرز شوقِ نَہدِ دَرِ کِنَارِ پَاکِسْتَان
 چُو مَادِرِی کہ زِ فِرزَنْدِ شِیرِ خَوَارِ جُدَا سَتِ
 نِجَاتِ کَاشْمِرِ آمِدِ شِعَارِ پَاکِسْتَان
 زِ مَادِرُودِ فِرَاوَانِ بَہ شِیرِ مَرْدَانِی
 کہ کردہ اندِ سِرُوجَانِ نِشَارِ پَاکِسْتَان
 بَہ رُوحِ پَاکِ شَہِیدَانِ کہ خُونِشَانِ بَرِخَاکِ
 کَشِیدِ نِقْشَہِ پُرَا فِتْخَارِ پَاکِسْتَان

ز مادِ رود بر آن رُوح پُرفتوح بزرگ
 جناح، رهبرِ والا تبارِ پاکستان
 درودِ بادِ به رُوحِ مُطهرِ اقبال
 که بُود حکمتش آموزشِ آموزگارِ پاکستان
 همیشه تا که ز گشتِ زمین شب آید رُوز
 به خرمی گذرد رُوزگارِ پاکستان
 به یادگار، بهار این قصیده گفت و نوشت
 همیشه لطفِ خدا باد یارِ پاکستان

غزل

من نگویم که مرا از قفس آزاد کنید
 قفسم بُرده به باغی و دلم شاد کنید
 یاد این مُرغ گرفتار کنید، آی مرغان
 چون تماشای گل و لاله و شمشاد کنید
 هر که دارد ز شما، مُرغ اسیری به قفس
 بُرده در باغ و به یاد منش آزاد کنید
 گر شد از جور شما خانه مُوری ویران
 خانه خویشتن محال است که آباد کنید
 گنج زندان شد اگر، هموطنان! سهم بهار
 شکرِ آزادی این گنج خدا داد کنید

فرہنگ

مَبَاد : (م+باد) نہ ہو، نہ رہے !	کین : کینہ ، دشمنی ، انتقام
شُمُول : شامل ہونا	قُبَّہ : گنبد
کاشمیر : کشمیر	کنار : آغوش ، پہلو
شیر مردان : بہادر لوگ	شعار : نعرہ ، نصب العین
پُرفتحوح : کامیاب و کامران ، آسودہ	پُرافتخار : قابل فخر
گشت : گردش	مُطہر : پاکیزہ
مُور : چیونٹی	خُرْمی : خوشی ، خوشحالی
	سہم : حصہ ، نصیب

باد : (بودن مصدر، بود مضارع، باد امر، دعائیہ) ہو ، رہے !

قُبَّۃُ الاسلام : اسلام کا گنبد، مراد ہے عظیم اسلامی مُلک

سَزَد : (سزیدن مصدر : سزاوار ہونا ، اچھا لگنا : مضارع) سزاوار ہے ، اہل ہے۔

والا تبار : اعلیٰ خاندان کے لوگ، مراد ہے عالی مقام

تَبَد : (تبدین : تڑپنا، بے قرار ہونا : مضارع) تڑپتا ہے۔

تمرین

- ۱- شاعر نے کراچی اور لاہور کو کیا خطاب دیا ہے اور کیوں؟
- ۲- کشمیر کے بارے میں کن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے؟
- ۳- شاعر نے علامہ اقبال کو کیوں خراج عقیدت پیش کیا ہے؟
- ۴- ردیف اور قافیہ کیا ہوتا ہے؟ سبق میں سے نشاندہی کیجیے۔
- ۵- ملک الشعراء بہار کے حالات زندگی لکھیے، نیز ان کے کلام کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

۲-

۱- ”درد بر پاکستان“ کے چوتھے اور پانچویں شعر میں دی گئی تشبیہات کی وضاحت کیجیے۔

۲- ضمائر متصل کو ضمائر منفصل میں تبدیل کیجیے:

خونِ نشان ، حکمتش ، قفسم ، دلم

۳- مندرجہ ذیل الفاظ پر اعراب لگائیے:

سعی ، شمول ، طفل ، مطہر ، ہموطنان

در کلاس

استاد : احمد! چرا امروز دیر آمدی ؟

احمد : معذرت می خواهم ، اُستاد! تقریباً بیست دقیقه منتظرِ وسیله ای بودم.

اُستاد : حالا با چه وسیله آمدی ؟

احمد : متأسفانه هیچ چیزی پیدا نشد. پیاده آمدم.

اُستاد : معمولاً با چه وسیله می آید ؟

احمد : آقا معمولاً با اتوبوس خط ۳۳ می آیم.

اُستاد : مگر منزل شما از دانشکده خیلی دور است ؟

احمد : بله آقا ، آن طرفِ شهر است و گاهی وسیله ای گیر نمی آید.

اُستاد : خیلی خوب ، درسِ امروزی خیلی مفید بود. یاد داشته‌های یکی از همکلاسان

را حتماً از او می گیری و از رُویش می نویسی ، یادت نرُود.

احمد : چشم ، همین الان می گیرم.

طاهر : ببخشید اُستاد ، من یک پُرسش دارم. اجازه هست بگویم ؟

اُستاد : بله ، اشکالی ندارد ، بفرمایید.

طاهر : می خواستم اطلاعاتی راجع به کشورِ ایران داشته باشم.

اُستاد : خوب ، کشورِ اسلامی ایران یکی از قدیمی ترین کشورهای دُنیا است. ایران

دُوست و همسایه پاکستان است. تهران بزرگترین شهر و پایتختِ کشور است. ایران

دارای ۲۴ اُستان است. شیراز ، اصفهان ، تبریز ، مشهد ، رشت و کرمان شهرهای

مهم ایران هستند.

طاهر : زبانِ رسمی کشور چیست ؟

اُستاد : آفرین ، سنُوال خیلی خوبی مطرح کردید! در ایران زبانها و گویشهای

زیادی وُجُود دارد ، اما زبانِ فارسی ، زبانِ رسمی کشور است. و می دانید که این زبان

چه اندازه آسان و شیرین است.

طاہر : آقا، وضع صنعتی کشور چطور است؟
 اُستاد : ایران در زمینہ صنعت ہم پیشرفت های زیادی کرده است،
 و وضع صنعتی آن خیلی قوی است.
 طاہر : خیلی ممنون، استاد! لطف فرمودید، ممنونم!
 اُستاد : خواهش می کنم خوب، بچہ ها خدانگہدار!
 کلاس : خدا حافظ شما!

(دکتر معین نظامی)

فرہنگ

دقیقہ : منٹ	معذرت می خواہم : معذرت چاہتا ہوں
مُتاسفانہ : بد قسمتی سے، افسوس کی بات ہے	وسیلہ : سواری، ذریعہ آمدورفت
معمولاً : عام طور پر	پیادہ : پیدل
خط ۳۳ : روٹ نمبر ۳۳	اتوبوس : بس
دانشکدہ : کالج	مگر : آیا، کیا؟
حتماً : یقیناً	یادداشت ها : نوٹس
یادآت نرود : تجھے بھول نہ جائے	از رو نوشتن : نقل کرنا
الآن : ابھی، اسی وقت	چشم : جی بہتر (لفظی مطلب ہے آنکھ)
راجع بہ : کے بارے میں	بلہ : جی ہاں
زبان رسمی : سرکاری زبان	اُستان : صوبہ
گویش : بولی	مَطْرَح کردن : پیش کرنا، سامنے لانا
وضع : حالت	چہ اندازہ : کس قدر، کتنی
پیشرفت : ترقی	زمینہ : میدان

لطف فرمودید : آپ نے مہربانی فرمائی
 ببخشید : (بخیدن مصدر سے فعل امر) معاف کیجیے گا۔
 پرسش : (پرسیدن سے حاصل مصدر) سوال
 اشکالی ندارد : کوئی بات نہیں، کوئی حرج نہیں
 خواهش می کنم : کوئی بات نہیں (لفظی مطلب ہے خواہش کرتا ہوں)

تمرین

- ۱- احمد کو کیوں دیر ہوئی تھی ؟
- ۲- استاد نے طاہر کو ایران کے بارے میں کیا بتایا ؟
- ۳- ایران کے پانچ بڑے شہروں کے نام بتائیے ؟
- ۴- سبق میں آنے والے محاورے الگ سے لکھیے اور یاد کیجیے۔
- ۵- ”بفرمایید“ کہاں استعمال ہوتا ہے ؟

۲-

۱- فارسی میں ترجمہ کیجیے :

میرا نام مریم ہے۔ ہم تین بہنیں ہیں۔ میرے والد ایک ریٹائرڈ سرکاری ملازم ہیں۔ ہم کراچی میں رہتے ہیں۔ میں گورنمنٹ گرلز کالج میں سال اول کی طالبہ ہوں۔ کالج میرے گھر سے زیادہ دور نہیں ہے۔ میں اکثر پیدل کالج جاتی ہوں۔ کبھی کبھی مجھے ابو گاڑی میں پہنچا دیتے ہیں۔ میں کلاس میں کبھی دیر سے نہیں گئی۔ ہمیشہ وقت پر پہنچتی ہوں۔

نصیحت به فرزند

می باش به عمر خود سخر خیز
 در پاکی دست گوش کز دست
 چرکین مگزار بیخ دندان
 از نرم و خشن هر آنچه پوشی
 گرجامه گلیم یا که دیباست
 چون بر سر سفره ای نشستی
 بامادر خویش مهربان باش
 با چشم آذب نگر پدر را
 چون این دو شوند از تو خرسند
 در گوچه چومی روی به مکتب
 چون با ادب و تمیز باشی
 ز نهار مگو سخن بجز راست
 گفتار دروغ را اثر نیست
 چون خوی گند زبان به دشنام

و ز خواب سخر گهان بپرهیز
 دانند ترا چه مرتبت هست
 کان وقت سخن شود نمایان
 باید که به پاکی اش بکوشی
 چون پاک و تمیز بود، زیباست
 ز نهار مکن دراز دستی
 آماده خدمتش به جان باش
 از گفته او مپیچ سر را
 خرسند شود ز تو خداوند
 معقول گذر کن و مؤذب
 پیش همه کس عزیز باشی
 هر چند ترا در آن ضررهاست
 چیزی ز دروغ زشت تر نیست
 آن به که بُریده باد از کام

روزی که در آن نکرده ای کار
 آن روز، ز عمر خویش مشمار

(ایرج میرزا)

فرهنگ

چرکین : (چرک + ین) میلا کچیل
 خشن : موٹا، گھر درا

مرتبت : مرتبه
 کان : "که آن" کا مخفف

دیبا : ریشمی کپڑا	گلیم : گدڑی، معمولی کپڑا مراد ہے
سُفرہ : دسترخوان	تمیز : صاف ستھرا
سرپیچیدن : سرکشی / حکم عدولی کرنا	بہ جان : جان و دل سے
خوی کردن : عادی ہونا	ضَرَر : نقصان
	کام : حلق
	مشمار : (شمر دن مصدر سے فعلِ نہی) شمار نہ کر
	می باش : (بودن مصدر ، باشد مضارع ، باش فعلِ امر) ہمیشہ رہ
	سنحر گہان : (سحر+گاہ / گہ / گہان) صبح کا وقت
	گفتہ : (گفتن مصدر سے اسم مفعول / صفت معمولی) کہا: ہوا، حکم۔ فرمان

تمرین

- ۱- دانتوں کی صفائی کیوں ضروری ہے ؟
- ۲- لباس کے بارے میں شاعر کی کیا رائے ہے ؟
- ۳- ماں باپ کی فرماں برداری کا کیا فائدہ ہے ؟
- ۴- سچ بولنے کی کیا اہمیت ہے ؟
- ۵- کون سے دن کو اپنی زندگی میں شمار نہیں کرنا چاہتے ؟

- ۱- سبق میں آنے والے تمام افعال امر و نہی الگ لکھیے۔
- ۲- مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے :
مادر ، کوچہ ، دروغ ، تمیز ، دشنام
- ۳- سبق کی کوئی سی تین باتیں فارسی نثر میں لکھیے۔

فاطمہ جناح

فاطمہ جناحؒ کو چکترین خواہر حضرت محمد علی جناحؒ بود۔ در بیچگی پدر و مادرش را از دست داد و زیر نظر برادر بزرگوارش تربیت شد۔

قائد اعظم ﷺ وی را خیلی دوست می داشت و برایش احترام زیادی قائل بود۔ فاطمہ جناح ﷺ نیز تمام عمرش را در راه خدمت به پاکستان و مؤسس پاکستان بسر برد۔ وی خدمتگزار راستین ملت پاکستان بود۔ به همین علت، پاکستانیان لقب ”مادر ملت“ را به وی داده اند۔

زاد گاہ فاطمہ جناح کراچی است۔ بہمان شہر بزرگی کہ زاد گاہ بنیا نگذار پاکستان نیز هست۔ تحصیلات مقدماتی خود را در کراچی بہ پایان برد۔ بعد بہ کلکتہ رفت و در رشتہ جراحی دندان پزشکی فارغ التحصیل شد۔ چندی در بمبئی مطب شخصی را ادارہ کرد و بعد برای ہمیشہ بہ خدمت ملت و میهن مشغول شد۔

زمانی که نهضتِ پاکستان به اوج خود رسیده بود و قانداعظمِ خیلی گرفتاریها داشت و شب را از رُوز نمی شناخت، فاطمه جناح او را حتی یک دقیقه هم تنها نمی گذاشت. با وی در جلسه های سیاسی شرکت می کرد و کارهای شخصی وی را نیز انجام می داد.

فاطمه جناح برای فلاح زنانِ مسلمان شبه قاره خیلی زحمتهای کشید. او بانوان برجسته آن زمان را زیر پرچمِ مسلم لیگ آورد، بعد از تاسیسِ پاکستان نیز به فعالیتهای خود ادامه داد. خودش مُسلمانی اخلاصمند و متعهد بود و می خواست همه زنانِ مُسلمان جهان اهمیتِ معارفِ اسلامی را درک کنند. خیلی دلش می خواست تمام کشورهای اسلامی متحد بشوند.

این مادرِ دلسوزِ ملتِ پاکستان، در روز ۹ ژوئن ۱۹۶۷م چشمش را از این جهان فرو بست و در جوارِ برادرِ بزرگش مدفون شد.

(دکتر خالده آفتاب)

فرهنگ

از دست دادن : کھودینا، محروم ہونا

خدمتگزار : خادم

بنیان : بنیاد

مقدماتی : ابتدائی

مَطَب : کلینک

بچگی : بچپن

مؤسس : بانی

راستین : (راست + ین) سچا/سچی

بنیانگزار : بانی

رشته : شعبہ

جراحی داندان پزشکی : ڈینٹل سرجری	شخصی : پرائیویٹ، ذاتی، نجی
ادارہ کردن : چلانا	نہضت : تحریک
برجستہ : نمایاں	فعالیت : سرگرمی
ادامہ دادن : جاری رکھنا	اخلاص مند : (اخلاص + مند) مخلص
گرفتاری : مصروفیت	ذرك کردن : جاننا محسوس کرنا، پالینا
مُتَعَهِد : اپنے مقصد سے شدید وابستگی رکھنے والا، کمپڈ	
شب را از روز نمی شناخت : اُسے رات دن کا ہوش نہیں تھا۔	
کوچکترین : (کوچک + ترین) سب سے چھوٹا/چھوٹی	

تمرین

- ۱- فاطمہ جناح کون تھیں؟ اُن کی ولادت کہاں ہوئی؟
- ۲- انہوں نے کس شعبے میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی؟
- ۳- تحریک پاکستان میں اُن کا کیا کردار تھا؟
- ۴- وہ مسلمان عورتوں کو کیسا دیکھنا چاہتی تھیں؟
- ۵- ان کا مزار کہاں ہے؟

- ۱- کوچکترین اور راستین جیسے پانچ پانچ الفاظ لکھیے۔
- ۲- سبق میں شامل مرکب اضافی اور توصیفی الگ الگ لکھیے۔
- ۳- مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے :
کوچکترین ، راستین ، زنان ، بعد ، آن

علامہ محمد اقبالؒ

مفکرِ پاکستان علامہ محمد اقبال ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد نوری محمد ایک درویش منش انسان تھے۔ اقبال نے ایف اے تک سیالکوٹ میں تعلیم پائی۔ اپنے عظیم استاد مولانا میر حسن سے عربی اور فارسی کا ذوق پایا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے فلسفہ کیا۔ ۱۸۹۹ء میں یونیورسٹی اور ہینٹل کالج لاہور میں فلسفے کے استاد متعین ہوئے۔ کچھ عرصہ گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفہ اور انگریزی پڑھاتے رہے۔

۱۹۰۵ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان گئے۔ وہاں سے وکالت کا امتحان پاس کیا۔ میونخ یونیورسٹی جرمنی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۰۸ء میں وطن واپسی پر گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفہ کے استاد مقرر ہوئے مگر جلد ہی ملازمت چھوڑ دی۔ ۱۹۳۴ء تک وکالت کرتے رہے۔ ۱۹۳۶ء میں پنجاب اسمبلی کے رکن بھی بنے۔

۱۹۳۰ء میں وہ مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوئے۔ اسی سال انہوں نے خطبہ الہ آباد میں پاکستان کا تصور پیش کیا۔ ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء کو انتقال ہوا۔ بادشاہی مسجد لاہور کے زیر سایہ مدفون ہیں۔

اقبالؒ نے ساری زندگی درویشی اور سادگی میں بسر کی۔ انہوں نے اپنی ساری صلاحیتیں اسلام کی خدمت اور مسلمانوں کی اصلاح حال کے لیے وقف کر رکھی تھیں۔ رسول کریمؐ کی ذات بابرکات سے انہیں والہانہ عشق تھا۔ مولانا جلال الدین رومی سے بے پناہ عقیدت رکھتے تھے۔

انہوں نے اُردو اور فارسی میں شاعری کی اور دونوں زبانوں میں اپنی عظمت کا لوہا منوایا۔ اسرارِ خودی ، رموزِ بیخودی ، زبورِ عجم ، گلشنِ رازِ جدید ، پیامِ مشرق ، جاوید نامہ ، مثنویِ مسافر ، پس چہ باید کرد آی اقوامِ مشرق اور ارمغانِ حجاز (نصف اول) ان کی فارسی کتابوں کے نام ہیں۔

علامہ محمد اقبالؒ ایک فلسفی شاعر تھے۔ انہوں نے مسلمانوں کو وحدت و اخوت کا پیغام دیا۔ وہ مسلمانوں کو خود شناسی کا درس دیتے رہے۔ انہوں نے جدید دور کے حساس مسائل کو شاعری کا موضوع بنایا۔ ان کے کلام میں درد اور اخلاص و تاثیر کی فراوانی ہے۔ پوری دنیا میں ان کے فکر و فن کی مختلف جہتوں پر تحقیقی کام ہوا ہے اور بے شمار بڑی بڑی شخصیتوں نے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔

معاورہ مابینِ خدا و انسان

خدا

جہان را ز یک آب و گل آفریدم تو ایران و تاتار و زنگ آفریدی
 من از خاک، پُولا دِ ناب آفریدم تو شمشیر و تیر و تفنگ آفریدی
 تَبَر آفریدی نہالِ چَمَن را
 قَفَس ساختی طائرِ نغمہ زن را

انسان

تو شب آفریدی، چراغ آفریدم سفال آفریدی، آیاغ آفریدم
 بیابان و کہسار و راغ آفریدی خیابان و گلزار و باغ آفریدم
 من آنم کہ از سنگ آئینہ سازم
 من آنم کہ از زہرِ نوشینہ سازم

(علامہ اقبالؒ)

تنهائی

به بحر رفتم و گفتم به موج بیتابی :
 ” همیشه در طلب آستی ، چه مشکلی داری ؟
 هزار لؤلوی لالاست در گریبانانت
 درون سینه چومن گوهر دلی داری ؟“

تپید و از لب ساحل رمید و هیچ نگفت

به کوه رفتم و پرسیدم : ” این چه بی دردی است ؟
 رسد به گوش تو آه و فغان غمزده ای ؟
 اگر به سنگ تو لعلی ز قطره خون است
 یکی ، در آب سخن با من ستمزده ای“

به خود خزید و نفس در کشید و هیچ نگفت

ره دراز بُریدم ، ز ماه پُرسیدم :

” سفر نصیب ! نصیب تو منزلی است که نیست ؟
 جهان زیر تو سیمای تو سمن زاری
 فروغ داغ تو از جلوه دلی است که نیست ؟“

سوی ستاره رقیبانه دید و هیچ نگفت

شدم به حضرت یزدان ، گذشتم از مه و مهر
 که : ” در جهان تو یک ذره آشنایم نیست
 جهان تهی ز دل ، و مُشت خاک من همه دل
 چمن خوش است ولی در خور نوایم نیست“

تبسّمی به لب او رسید و هیچ نگفت

فرہنگ

آب و گل : پانی اور مٹی، خمیر	محاورہ : مکالمہ
پُولاد : فولاد ، لوہا	زنگ : جشہ
تُقنگ : بندوق	ناب : خالص
را : کو ، کے لیے	تَبَر : کلہاڑا
ایاغ : پیالہ	سفال : مٹی ، مٹی کی ٹھیکری
نوشینہ : خوشگوار شربت	راغ : خود رو جنگل
لالا : درخشاں	لؤلؤ : موتی
ستمزبدہ : مظلوم	یکی : ایک بار ، کبھی
بُریدن : کاٹنا ، طے کرنا	نَفَس درکشیدن : سانس روک لینا
سیما : پیشانی ، چہرہ	پرتو : عکس
فروغ : چمک دمک	سمن زار : چنبیلی کے پھولوں کا چمن
تہی : خالی	یزدان : خدا
درخور : قابل ، لائق ، اہل	مُشتِ خاک : مٹھی بھر مٹی، وجود
	خیابان : کیاری، باغ (نئی فارسی میں سڑک کو کہتے ہیں)
	خزیدن : ریگنا ، چپکے سے کہیں چھپ جانا
	شُدن : ہونا ، رفتن : جانا کے معنوں میں بھی آتا ہے۔

تمرین

- ۱- خدانے انسان سے کیا کہا؟
 - ۲- انسان نے کیا جواب دیا؟
 - ۳- اس مکالمے کا مرکزی خیال کیا ہے؟
 - ۴- نظم ” تنہائی “ میں شاعر نے پہاڑ اور چاند سے کیا کہا ہے؟
 - ۵- اس نظم میں شاعر نے کیا کہنا چاہا ہے؟
- ۲-
- ۱- ضمائرِ موصول سے مُنفصل اور مُنفصل سے مُحصل بنائیے :
 - گر بیانت ، گوشِ تو ، آشنایم ، سگِ تو ، نوایم
 - ۲- مندرجہ ذیل مرگب کون کون سے ہیں؟
 - پولادِ ناب ، نہالِ چمن ، طائرِ نغمہ زن ، لؤلؤی لالا ، لبِ ساحل
 - ۳- علامہ اقبالؒ کی فارسی شاعری کے بارے میں اپنی رائے تحریر کیجیے۔
-

داستان پرواز

انسان ، از زمانهای بسیار قدیم ، آرزوی پرواز داشت. می خواست در آسمان زیبای آبی پرواز کند. از عقابها بالاتر رود و از ابرها بگذرد. می خواست به ماه روشن و ستارگان درخشان برسد. انسان ، برای رسیدن به این آرزو ، کوششهای بسیار کرده است.

در حدود هزار و صد سال پیش ، یکی از مسلمانان دانشمند به نام عباس بن فرناس ، بالهایی برای پرواز در آسمان ساخت. او با آن بالها به پرواز درآمد و پس از مدتی به زمین نشست. حدود صد سال پیش ، یک جوان آلمانی نیز به همین فکر افتاد. نام او ” اُتو “ بود. وی چندین سال زحمت کشید و بالهای بزرگی ساخت. اولین بار که پرواز کرد ، از شادی در پوست خود نمی گنجید. اُتو ، صدها بار ، با بالهای بهتر و محکمتری در آسمان پرواز کرد.

” ویلبر رایت “ جوان آمریکایی بود. او خیلی با هوش و زیرک بود. روزی هنگام بازی ، به زمین خورد. به سبب شکستگی استخوان ، مجبور شد چند سال در خانه بماند. او در این مدت بیکار نشست و کتابهای مفیدی خواند. اتفاقاً کتابهایی درباره سرگذشت ” اُتو “ و آزمایشهای وی ، به دستش رسید. ویلبر ، پس از خواندن این کتابها تصمیم گرفت کار او را دنبال کند. برادرش ” اُرویل “ نیز با او بود.

این دو برادر آمریکایی ، اول بالهایی ساختند و با آن پرواز کردند و بعد به فکر ساختن ماشینی برای پرواز افتادند. سه سال طول کشید تا کوششهای آنان به نتیجه رسید. هنگامی که نخستین هواپیما آماده شد ، آنها دوستان خود را به دشتی دعوت کردند تا اولین پرواز آنها را تماشا کنند ، همه با اشتیاق ، منتظر دیدن این کار عجیب بودند.

سرانجام ، هواپیما از زمین برخاست و بہ پرواز در آمد۔ قلبِ ہمہ از شادی و ہیجان می تپید۔ این پرواز ۳۸ دقیقہ طول کشید۔ سپس هواپیما بہ سلامت بر زمین نشست و ویلبر با سرافرازی از آن خارج شد۔ ویلبر و ارویل اولین کارخانہٴ هواپیما سازی را تاسیس کردند۔

از آن زمان نزدیک بہ ہشتاد سال می گذرد۔ امروز هواپیماہا ، انسان را در اندک زمانی از این سوی زمین بہ سوی دیگر آن می برند۔ دانشمندان ، پس از گوشش بسیار ، دستگاہی ساختند کہ انسان در گرہٴ ماہ نیز فرود آمد۔ دانشمندان باز ہم دارند برای راہ یافتن بہ فضا و کرہٴ های دیگر سعی می کنند۔

(ماخوذ از کتاب فارسی سوم دبستان ، ایران)

فرہنگ

در خُذود : تقریباً ، کے قریب	آبی : نیلا
آلمان : جرمنی	بال ہا : بال کی جمع، پر
محکمتر : (محکم+تر) زیادہ مضبوط	بہ فکر اُفتادن : خیال میں ہونا
اُستخوان : ہڈی	بہ زمین خوردن : گر پڑنا
آزمایشہا : (آزمایش+ہا) تجربات	بہ دست رسیدن : ہاتھ لگنا، حاصل ہونا
دنبال کردن : جاری رکھنا ، آگے بڑھانا	تصمیم گرفتن : ارادہ کر لینا، تہیہ کر لینا
تماشا کردن : دیکھنا	آمادہ شدن : تیار ہونا
سپس : پھر ، اس کے بعد	ہیجان : جوش و خروش

تاسیس کردن : قائم کرنا
 سرانجام : آخر کار
 دستگاہ : مشین ، آلہ
 فرود آمدن : اترنا
 دانشمند : (دانش+مند) سائنس دان
 دُور دراز : دُور دراز

بہ زمین نشستن : زمین پر اترنا ، طیارے کا لینڈ کرنا

زحمت کشیدن : تکلیف اٹھانا ، کوشش / محنت کرنا

آلمانی : (آلمان+ی) جرمنی کا باشندہ

در پوست خود نگنجید : مھولانہ سمانا

ہوا پیما : (پیودون مصدر ، پیمانہ مضارع ، پیمانہ فعل امر ، اسم + امر = اسم فاعل / صفتِ فاعلی) ہوائی جہاز

تمرین

-۱

۱- کس مسلمان سائنس دان نے پہلی بار پرواز کی ؟

۲- سبق میں جرمنی کے نوجوان کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے ؟

۳- جدید ہوائی جہاز کے مؤجد کون ہیں ؟

۴- انہیں ہوائی جہاز بنانے کا خیال کیسے آیا ؟

۵- جہاز سازی کا پہلا کارخانہ کس ملک میں قائم ہوا ؟

۱- واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے :

انسان ، زمانہا ، آرزو ، بازی ، کتابھا ، کار ، قلب ، برادر ، دانشمندان ، گڑہ

۲- سبق میں ”دو برادر“ کہا گیا ہے۔ ”دو برادران“ کیوں درست نہیں ہے ؟

۳- فارسی میں ترجمہ کیجیے :

معاف کیجیے گا میں پچیس منٹ دیر سے پہنچا۔ راستے میں زینفک کا بہت رش تھا۔ ایک بار گاڑی کا ٹائز بھی پتھر ہوا۔ کیا آپ نے انکو آڑی سے پوچھا ہے کہ طیارہ کب اترے گا ؟ اگر نہیں پوچھا تو چلیں پوچھ لیتے ہیں۔ اجازت دیجیے، میں گاڑی پارک کر لوں ، پھر اٹھے اندر چلتے ہیں۔

نیمائوشیج

نیمائوشیج ۱۸۹۶ء میں ، ایران کے صوبہ مازندران کے ایک گاؤں یوش میں پیدا ہوئے۔ اُن کا نام علی اسفندیاری تھا۔ انہیں جدید فارسی شاعری کا بانی کہا جاتا ہے۔ وہ فارسی کے علاوہ اپنی مادری زبان طبری میں بھی شعر کہتے تھے۔ وہ صاحب نظر ادیب اور ناقد بھی تھے۔ بیس کے لگ بھگ تصانیف اُن کی یادگار ہیں۔ اُن کا انتقال ۱۹۵۹ء میں ہوا۔ نیمائوشیج نے روایتی عروضی بحر اور قافیہ وردلیف کی پابندیوں سے انحراف کیا۔ ان کی جدید نظموں میں مصرعوں کی لمبائی یکساں نہیں ہے۔ وہ وزن اور قافیے کے مخالف نہیں تھے، البتہ قافیے کا استعمال وہیں ضروری سمجھتے تھے، جہاں ناگزیر ہو۔ ۱۹۲۲ء میں اُن کی طویل نظم ”افسانہ“ منظر عام پر آئی۔ یہ روایت شکن نظم جدید فارسی شاعری کا نقطہ آغاز سمجھی جاتی ہے۔

نیا بہت حساس دل کے مالک تھے۔ انہیں ظلم و نا انصافی سے نفرت تھی۔ وہ غریبوں کے دکھ درد کو ذاتی درد و غم سمجھتے تھے۔ انہوں نے محروم طبقے کے لوگوں کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا۔ انہیں اپنی سرزمین سے عشق کی حد تک لگاؤ تھا۔ جنگل، پہاڑ، دریا، پرندے اور جانور ان کی شاعری کا اہم موضوع ہیں۔ وہ بہت بڑے انسان دوست شاعر ہیں۔

نیا پوٹج نے بعد میں آنے والے شاعروں کی کئی نسلوں کو متاثر کیا ہے۔ ان کی تقلید میں کی جانے والی شاعری ”نیائی“ کہلاتی ہے۔

آمد بہاران!

تودہ برف بشکافت از ہم۔
 قلہ گوه شد یکسر ابلق۔
 مرد چوپان در آمد ز دخمه۔
 خندہ زد شادمان و موفق ،
 کہ دگر وقت سبزه چرانی است۔
 عاشقا! خیز، کامد بہاران!
 چشمه کوچک از گوه جوشید۔
 گل بہ صحرا در آمد چو آتش۔
 رود تیرہ چو طوفان خروشید۔
 دشت ، از گل شدہ ہفت رنگہ۔
 آفتاب طلایی بتابید ،
 بر سر ژالہ صبحگاہی۔
 ژالہ ہا دابہ دابہ درخشنده۔

همچو الماس و در آب ماهی۔

بر سر موج ہا زد معلق۔

(گُریدہ ای از "افسانہ" نیما یوشیج)

فرہنگ

قُلّہ : چوٹی

دخمہ : مراد کُتیا، جھونپڑی

عاشقا : (عاشق + ا) اے عاشق

جُوشیدن : اُبلنا، نکلنا

الماس : ہیرا

بہاران : موسم بہار

ابلق : سیاہ و سفید، چتکبرا

مؤفق : کامیاب و کامران

کامد : "کہ آمد" کا مخفف

طلائی : سنہری

معلق زدن : قلابازی کھانا

ثالثہ : اُردو میں "اولے" کے معنوں میں رائج ہے۔ فارسی میں اس کا مطلب ہے شبنم۔ فارسی میں

"اولے" کو "نگرگ" کہتے ہیں۔

تمرین

-۱

۱- پہاڑ کی چوٹی کو "ابلق" کیوں کہا گیا ہے؟

۲- چرواہے کی ہنسی کی کیا وجہ ہے؟

۳- مہول کو آگ اور شبنم کے قطروں کو ہیروں سے کیوں تشبیہ دی گئی ہے ؟

۴- نظم میں مچھلیوں کی کیا حالت بیان کی گئی ہے ؟

۵- نیاوشیچ کے فکروں پر اظہار خیال کیجیے۔

-۲

۱- مندرجہ ذیل مرکب کون کون سے ہیں ؟

تودہ برف ، قلعہ کوہ ، چشمہ کوچک ، آفتاب طلائی ، زود تیرہ ،

۲- مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے :

خندہ ، شادمان ، کوچک ، صبحگاہی ، بہاران

۳- نظم میں آنے والے مخفف الفاظ کی شناخت کیجیے۔

نامہ ای بہ پسرَم

فرزند من ! ذمی چند بیش نیست کہ در آغوش من خفته ای و من بہ نرمی سرت را
بربالین گذاشته ، آرام از کنارت برخاسته ام و اکنون بہ تو نامہ می نویسم۔

اکنون تو گوچکتر از آنی کہ بتوانم آنچه می خواهم ، با تو بگویم۔ سالہای دراز باید
بگذرد تا تو گفته های مرا دریابی۔ شاید روزی این نوشتہ را برداری و بہ گنجی بروی و
بخوانی و دربارہ آن اندیشہ کنی۔

من نیز مانند ہر پدری آرزو دارم کہ دوران جوانی تو بہ خوشبختی بگذرد۔ اما جوانی

بر من خوش نگذشته است و امید ندارم که روزگارِ تو بهتر باشد. دورانِ ما عصرِ ننگ و فساد است و هنوز نشانه ای پیدا نیست از اینکه آینده جز این باشد.

شاید بر من عیب بگیری که چرا دل از وطن برداشته و ترابه دیاری دیگر نبرده ام، تا در آنجا با خاطری آسوده تر به سر ببری. راستی آن است که این عزیمت بارها از خاطر من گذشته است. اما من و

تو از آن نهالها نیستیم که آسان بتوانیم ریشه از خاکِ خود برکنیم و در آب و هوایِ دیگر نمو کنیم.

اما شاید مانند من سببی دیگر نیز داشته است. دشمن من که "دیو فساد" است، در این خانه مسکن دارد. من با او بسیار گوشیده ام. همه خوشی های زندگی ام در سر این پیکار رفته است.

اینکه ترابه دیاری دیگر نبرده ام، از این جهت بود که از تو، چشمِ امیدی داشتم. می خواستم که کین مرا از این دشمن بخواهی. خلاف مردی دانستم که میدان را خالی کنم و از دشمن بگریزم. شاید تو نیرو مند تر از من باشی و در این پیکار بیشتر کامیاب شوی.

اکنون که اینجا مانده ایم، باید در فکرِ حال و آینده خود باشیم. می دانی که کشور ما روزگاری، قدرتی و شوکتی داشت. امروز از آن قدرت و شوکت نشانی نیست. ملتی کوچکیم و در سرزمینی پهناور پراکنده ایم. در این زمانه کشورهای عظیم هست که ما، در ثروت و قدرت، با آنها برابری نمی توانیم کرد. امروز ثروت هر ملتی حاصل پیشرفتِ صنعتِ او است و قدرتِ نظامی نیز با صنعت ارتباط دارد.

پس اگر نمی خواهیم یکباره نابود شویم، باید در پی آن باشیم که برای خود شأن و اعتباری به دست بیاوریم. این شأن و اعتبار را جز از راه دانش و ادب حاصل

نمی توان کرد۔ ملتی کہ رو بہ انقراض می رود ، نخست به دانش و فضیلت بی اعتنا می شود۔

اما اگر هنوز امیدی هست ، آن است که جوانان ما همه یکبارہ بہ فساد تن در نداده اند۔ هنوز برقِ آرزو در چشمِ ایشان می درخشد آرزوی آنکہ بمانند و سرفراز باشند۔ و من آرزو دارم کہ فردا تو ہم در صفِ این گسان در آئی ، یعنی در صفِ کسانی کہ بہ قدر و شأنِ خود پی بُرده اند۔ می دانند کہ برای کسبِ این شرفِ گوشش باید کرد و رنج باید بُرد۔

آرزوی من این است کہ تو ہم در این گوشش و رنج شریک باشی !

(دکتر پرویز ناتل خانلری)

فرہنگ

بالمین : تکیہ ، سرہانہ	دَمی چند : چند لے
کنار : پہلو	آرام : آہستگی / آرام سے
گنج : کونا ، گوشہ	دریابی : (در یافتن : جاننا، پالینا) توجان لے
فساد : خرابی	ننگ : بے شرمی ، علامت
پیدا : ظاہر	نشانیہ : نشانی ، علامت
عزیمت : ارادہ ، خیال	عیب گرفتن : اعتراض کرنا، نکتہ چینی کرنا
دیو : شیطان	نمو کردن : پرورش پانا، پھولنا پھلنا
کین : انتقام	مسکن : ٹھکانا، جائے سکونت

روزگاری : کسی زمانے میں	نیرومندتر : (نیرو+مند+تر) زیادہ طاقتور
پراکندہ : (پراکندن مصدر) منتشر	پہناور : (پہنا+ور) وسیع و عریض
حاصل : نتیجہ	ثروت : دولت ، سرمایہ
ارتباط : رابطہ ، تعلق	پیشرفت : ترقی
بی اعتنا : بے توجہ	انقراض : خاتمہ ، زوال
پی بُردن : جان لینا ، سمجھ لینا	تن در دادن : پوری طرح محوِ غرق ہو جانا
	شرف : عزت و عظمت

تمرین

- ۱- اپنے بیٹے کے بارے میں مصطفیٰ کی کیا خواہش ہے ؟
- ۲- اپنے زمانے کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے ؟
- ۳- مصطفیٰ نے ترکِ وطن کا خیال کیوں چھوڑا ؟
- ۴- انہیں کن لوگوں سے بہتری کی امید ہے ؟
- ۵- انہوں نے بیٹے کو کس جدوجہد میں شریک ہونے کی نصیحت کی ہے ؟

-۲

۱- امتحان میں کامیابی کے مواقع پر ، اپنے والدِ محترم کو فارسی میں پانچ سات جملوں کا ایک خط لکھیے :

غزل

رفیقِ اہلِ دل و یارِ مَحَرَمی دارم
 بساطِ بادِہ و عیشِ فراہمی دارم
 کنارِ جُو، چَمَنِ شُستہ رانمی خواہم
 کہ جویِ اشکی و مُژگانِ پُر نمی دارم
 گذشتم از سِرِ عالم، کسی چہ می داند
 کہ من بہ گوشہٴ خَلوت چہ عالمی دارم
 تو دل نَداری و غم ہم نَداری، اَمّا، من
 خوشم از این کہ دلی دارم و غمی دارم
 ز سیلِ کینہٴ دُشمن چہ غم خورم سیمین
 کہ همچو گوہم و بُنیانِ مُحکمی دارم

(خانم سیمین بہبھانی)

فرہنگ

مُژگان : پلکیں
 کینہ : بُغض و نفرت
 بساط : چٹائی، قالین ، بچھونا ، یہاں محفلِ مُراد ہے۔
 شُستہ : (شُستن مصدر) دُھلا ہوا

تمرین

-۱

۱- قافیہ اور ردیف کی شناخت کیجیے۔

۲- تیسرے شعر کا مفہوم واضح کیجیے۔

۳- شاعرہ نے چوتھے شعر میں کس بات پر خوشی کا اظہار کیا ہے ؟

۴- شاعرہ کو دشمنوں کی سازشوں سے کیوں کوئی غم نہیں ہے ؟

۵- ”بساطِ بادہ“ اور ”عیشِ فراہم“ سے کیا مراد ہے ؟

-۲

۱- مندرجہ ذیل مرکب کون کون سے ہیں ؟

رفیقِ اہلِ دل ، یارِ محرم ، کنارِ بُو ، بُوئی اشک ، بُیانِ محکم

۲- مندرجہ ذیل افعال کی مکمل گردانیں لکھیے :

نمی خواہم ، گذشتم ، نداری ، خورم ، می داند

۳- مقطع میں دی گئی تشبیہ کی روشنی میں مشبہ ، مشبہ بہ ، وجہ تشبیہ کی وضاحت کیجیے۔

راشد منہاس ، نشان حیدر

تاریخ درخشان اسلامی شاهد آن است کہ در مواقع بحرانی گودکان و جوانان ملت ما از بزرگسالان عقب نماندند و مثل آنها ، شہامت بی نظیری را از خود نشان دادند۔ در غزوہ بدر ، معاذ و معوذ ، باوجودی کہ از لحاظ سن خیلی کوچک بودند ، بزرگترین دشمن اسلام ، ابو جہل را بہ قتل رسانیدند۔ محمد بن قاسم نیز کہ برسند متصرف شد و زمینہ را برای تاسیس سلطنت اسلامی در شبہ قارہ ہند و پاکستان ہموار ساخت ، سن زیادی نداشت۔ خوشبختانہ ملت ما الآن ہم دارای جوانانی است کہ می توانند فداکاری کنند۔

راشد منہاس یکی از ہمین جوانان دلیر و جسور ما بُوَدہ است کہ رُوز جُمعہ بیستم ماہ اُوت سال ۱۹۷۱ میلادی در راہ جفط ناموس و طَن ، جان عزیز خود را از دست داد و پس از شہادت ، ”نشان حیدر“ را بردست آورد۔ ”نشان حیدر“ عالی ترین مدال نظامی پاکستان است و بہ افرادی از نیروہای سہ گانہ پاکستان داده می شود کہ در اوضاع بسیار نامساعد ، کار فوق العادہ ای را انجام می دهند۔ راشد منہاس از جوانترین قہرمانان پاکستان و شاید کوچکترین شجاعانِ جہان است کہ بہ اِحراز بزرگترین مدال نظامی نائل آمدہ اند۔ وی در موقع شہادت فقط بیست سالہ بود۔

راشد منہاس در سال ۱۹۵۰ میلادی در کراچی بہ دُنیا آمد۔ پدرش یک افسر بازنشستہ نظامی بود۔ او از دوران گودکی می خواست بہ خدمت نیروی ہوایی پاکستان در آمد۔ پس از گرفتن دیپلم علوم در سال ۱۹۶۸ ، بہ خدمت نیروی ہوایی پاکستان سہ سال مشغول تحصیل حرفہ ای در اکادمی نیروی ہوایی رسالپور بود و در ۱۹۷۱ م بہ عنوان سَتوانِ ہوایی فارغ التحصیل گردید۔

در ۱۹۷۱م جنگی بین پاکستان و هندوستان آغاز شد. راشد منہاس آن روزها تحت تربیت بود و دوره کار آموزشی را می گذراند. روز جمعه بیستم اوت ۱۹۷۱م هنگامی که در هواپیمای جنگنده ای، با مربی خویش داشت پرواز می کرد، ناگهان احساس کرد که مربی خائن او می خواهد هواپیما را به سوی کشور دشمن هدایت کند. همینکه از خیانت مربی خویش آگاه شد، تصمیم گرفت که به هیچ وجه نخواهد گذاشت که این نقشه ناجوانمردانه عملی بشود.

بدین ترتیب کشمکش شدیدی بین مربی خائن و سرباز جوان آغاز شد. هر اندازه ای که هواپیمای نیروی هوایی پاکستان به خاک دشمن نزدیک ترمی شد، همان اندازه، معرکه گيرو دار بین مربی خیانتکار و راشد فداکار گرمتر می شد هواپیما داشت لحظه به لحظه به مرز دشمن نزدیکتر می شد. حالا کوچکترین فرصت درنگ نمانده بود. راشد تصمیم قاطعی گرفته بود. وی با سعی هر چه تمامتر، هواپیمای خود را رُو به زمین کرد که در ظرف چند ثانیه، در خاک پاک ما سقوط کرد و منفجر شد. راشد منہاس این مسابقه زندگی و مرگ را بُرد. جان شیرینش را باخت ولی زندگانی جاوید یافت و فرد فرد ملت پاکستان را سربلند و مفتخر ساخت. دُرُود بر رُوح پاک راشد منہاس که با شجاعت کم نظیر خود، سرمشقی شان تقلید برای جوانان باحمیت میهن ما، از خود باقی گذاشت.

(شیخ نوازش علی)

فرهنگ

مواقع بُحرانی : هنگامی حالات

شاهد : گواه

عقب ماندن : پیچیده جانا

بزرگسال : (بزرگ + سال) بڑی عمر کا آدمی

نشان دادن : دکھانا ، مظاہرہ کرنا	شہامت : بہادری، دلیری
مُتَصَرِّف شدن : قابض ہونا	سین : عمر
زمینہ : میدان	خوشبختانہ : (خوش + بخت + انہ) خوش قسمتی سے
ہم / نیز : بھی	آلان : اب ، اس وقت
جسور : دلیر	فداکاری : قربانی ، ایثار
مدال : میڈل ، تمغہ	عالی ترین : سب سے بڑا
نیرو : فوج	نظامی : فوجی
احراز : حصول	فوق العادہ : غیر معمولی
بازنشستہ : ریٹائرڈ	نائل آمدن : کامیاب ہونا
کارآموزی : ٹریننگ	دیپلم علم : ایف ایس سی
بہ عنوان : کے طور پر، کی حیثیت میں	اکادمی : اکیڈمی
دورہ : کورس	سُتوانِ ہوائی : فلائٹ لیفٹیننٹ
خائن : خیانت کرنے والا، غدار	مُزبِی : تربیت دینے والا
ناجوانمردانہ : بُردلانہ	نقشہ : سازش
مرز : سرحد	بدین ترتیب : یوں ، اس طرح سے
سُقُوط کردن : گرنا	قاطعی : قطعی ، فیصلہ کن
مسابقہ : مقابلہ	مُنفجر شدن : پھٹنا
مُفتخر : صاحبِ فخر	بُردن : جیت جانا
شان تقلید : قابل تقلید	سرمشق : نمونہ

نیروہای سہ گانہ : تینوں (بڑی ، بحری ، ہوائی) فوجیں
 جنگندہ : (جنگیدن مصدر، جنگد مضارع، جنگ فعل امر + ندا) لڑاکا
 تحصیل حرفہ ای : فنی تربیت، پیشہ ورانہ تعلیم

تمرین

- ۱

۱- معاذ، مغوذ اور محمد بن قاسم کون تھے ؟

۲- ” نشان حیدر “ کسے کہتے ہیں ؟

۳- راشد منہاس کیسے شہید ہوئے ؟

۴- شہادت کے وقت ان کی کیا عمر تھی ؟

۵- اس واقعے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے ؟

- ۲

۱- مندرجہ ذیل افعال کی شناخت کیجیے :

انجام می دہند ، پرواز می کرد ، داشت نزدیک تری شد ، نخواہد گذشت ، نماندہ بود

۲- ” وپہلم “ ، ” اوت “ اور ” اکادمی “ جیسے لفظوں کو مفرس (فارسی بتایا گیا) کہا جاتا ہے۔

ایسے پانچ الفاظ اور لکھیے۔

۳- سبق کے جمع الفاظ الگ لکھیے۔

ارزشِ ورزش

رُوحِ سالم همیشه در بَدَنیِ سالم وجود دارد. کسی که از سلامتِ بَدَنِ بر خوردار نیست، اغلب از سلامتِ رُوح نیز بی بهره است. ما، برای پیشرفت در زندگی، به سلامتِ بَدَن و رُوح نیاز داریم. اگر می خواهیم رُوحِ سالمی داشته باشیم، باید به سلامتِ بَدَن توجّه بیشتری کنیم.

در زمانهای گذشته، بیشترِ کارها با نیرویِ دست و بَدَن انجام می گرفت و اکثرِ مردم به هنگام کار کردن، خود به خود طورِ طبیعی ورزش می کردند. راهها پیاده پیموده می شد. مسافرتهای طولانی با اسب یا قاطر انجام می گرفت. این پیاده روی و اسب و قاطر سواری، خود نوعی ورزش است. ولی در جامعهٔ پیشرفتهٔ امروزی، قضیهٔ بالعکس است. امروزها، همهٔ کارهای سنگین با ماشین انجام می گیرد. با بودن وسایلی چون اتومبیل، قطار و هواپیما، هیچکس پیاده یا با اسب سفر نمی کند. در نتیجه، ما رُوش و ورزش طبیعی را از دست دادیم. حال آنکه تن آدمی اگر به کار نیفتد؛ به سستی می گراید. آدم تنبل می شود و تنبلیِ آدم را به نامؤفقیت می کشاند. بَدَنِ آدمی، اگر به کار آفتد، نیرو می گیرد، رُشد می کند و کمال می یابد. سختیهای زندگی چیره شویم.

وقتی ما ورزش می کنیم، خُونِ سریعتر در بدن ما می گردد، و به ماهیچه ها بیشتر رُوی می آورد. ما بیشتر عَرَق می کنیم و سَمها از بَدَن خارج می شوند. تنفس تند تر می شود و اکسیژنِ بیشتری به بدن می رسد. این امر، تن را سالم و جان را شاداب می کند. ورزش، خستگی و فرسودگی جسمی و رُوحی را زودتر بر طرف می کند، و ذهن برای کوشش آماده تر می شود.

ورزشہای گروہی، ورزشکاران را راه و رسم زندگی و تعاون با مردم می آموزد۔ ما باید در زندگی عادی ہم روحیہ ورزشی داشته باشیم۔
از پیروزیها مغرور و از شکستها دلشکسته نشویم۔ شکست، قدم اول در راه پیروزی است۔

(دکتر شعیب احمد)

فرہنگ

سلامت : صحت و سلامتی	سالم : تندرست، صحت مند
نیاز داریم : ہمیں ضرورت ہے	پیشرفت : ترقی
جامعہ : معاشرہ	قاطر : ٹرین
قضیہ : معاملہ ، مسئلہ	امروزی : موجودہ، آج کل کا
تنبل : کاہل	بالعکس : برعکس
ماہیچہ ہا : عضلات	چیرہ : غالب، فاتح
سَم : زہر	عَرَق کردن : پسینہ آنا
بر طرف کردن : ختم کرنا، دُور کر دینا	اکسیژن : آکسیجن
ورزشکار : ورزش کرنے والا، سپورٹس مین	گروہی : ٹیم کی صورت میں
روحیہ ورزشی : سپورٹس مین سپرٹ	عادی : عام ، روزمرہ کی
	پیروزی : کامیابی

تمرین

-۱

۱- ورزش کیوں ضروری ہے ؟

۲- پسینہ آنے سے کیا ہوتا ہے ؟

۳- آجکل کے دور میں ورزش کی کیا اہمیت ہے ؟

۴- صحت مند روح سے کیا مراد ہے ؟

۵- ناکامی ، کامیابی کا پہلا زینہ ہے ، کیوں ؟

-۲

۱- فارسی ترجمہ کیجیے :

ورزش انسانی صحت کے لیے بہت ضروری ہے۔ ورزش سے جسم بھی صحتمند رہتا ہے اور روح بھی۔ آجکل ہمیں ورزش کی زیادہ ضرورت ہے۔ ورزش نہ کرنے سے آدمی کاہل ہو جاتا ہے۔ کاہلی آہستہ آہستہ زندگی کو ناکامی کی طرف لے جاتی ہے۔ نوجوان کو روزانہ ورزش کرنی چاہیے۔ نوجوان ، قوم کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔ نوجوانوں کی صحت مندی ، قوم کے مستقبل کی صحت مندی ہے۔

جذبی : واقعی ، سچ	گرفته : افسردہ ، اداس
متوجہ شدن : جاننا ، سمجھنا	آمادہ : تیار
قرن : صدی	دوست داشتن : پسند کرنا
اغلب : زیادہ تر	نیاکان : اجداد
یاد گرفتن : پڑھنا ، سیکھنا	بدون : بغیر
نخیر : نہیں	قشنگ : خوبصورت
قول دادن : وعدہ کرنا	فعلاً : ابھی
یاد دادن : سکھانا	فارسی گفتاری : بول چال کی فارسی
می بینمت : تجھے دیکھوں گی ، ملوں گی	مُسلط شدن : ماہر ہونا
	من رفتم : میں جا رہی ہوں ، میں تو چلی
	چہ خبر است : کیا بات ہے ؟ کیا ہو رہا ہے ؟

تمرین

- ۱- عظمیٰ کیوں اداس تھی ؟ وہ کیا سوچ رہی تھی ؟
- ۲- اُس نے فارسی کو پسند کرنے کی کیا وجوہات بتائیں ؟
- ۳- فارسی جانے بغیر اُردو کا حق کیسے ادا نہیں ہو سکتا ؟
- ۴- فارسی تکلمی کی کیا اہمیت ہے ؟
- ۵- کیا آپ نے فارسی میں کچھ باتیں سیکھی ہیں ؟

۱- فارسی میں ترجمہ کیجیے :

آج ہم نے فارسی کا آخری سبق پڑھا ہے۔ ہمیں فارسی بہت اچھی لگتی ہے۔ اس میں حکمت و اخلاق کی اچھی اچھی باتیں ہیں۔ فارسی شاعری بھی بہت دلکش ہے۔ ہم ابھی زیادہ فارسی بول نہیں سکتے۔ اگلے سال ہم کوشش کریں گے کہ بول چال کی فارسی سیکھ جائیں۔ اگر ہم محنت کریں گے تو انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔

نمبروں کی تقسیم (انشائی) کل نمبر 60

حصہ اول

سوال نمبر 1: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔
(20)

حصہ دوم

سوال نمبر 2: نثر پارے کا سلیس اردو میں ترجمہ کیجئے سبق کا عنوان اور مصنف کا نام بھی لکھیے۔
(8+1+1)

سوال نمبر 3: اشعار کا ترجمہ اور تشریح
(4+6)

سوال نمبر 4: فارسی میں پرنسپل کے نام بیماری کی وجہ سے چھٹی کی درخواست یا والد کے نام خط لکھیے

جس میں انہیں اپنے پاس ہونے کی اطلاع دیں۔
(10)

سوال نمبر 5: جملوں کا فارسی میں ترجمہ کریں۔
(10)

نوٹ: ممتحن درخواست کی جگہ خط بھی پرچہ میں پوچھ سکتا ہے۔

معروضی (کل نمبر 40)

سوال نمبر 6: درست جواب پر نشان "✓" لگائیے۔
(15)

سوال نمبر 7: فقرات مکمل کریں۔
(15)

سوال نمبر 8: کالم (الف) اور کالم (ب) میں ربط پیدا کر کے جوابات کالم (ج) میں درج کریں۔
(10)